

اے ابن آدم!

ایمان افروز نصیحتوں پر مشتمل 152 حادیث و آثار کا مجموعہ جس میں مؤمنین کو
یا ابن آدم!

کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے

مرتب

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی



ناشر

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدر آباد، دکن

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظہ بیں

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام اسلامی مسلمین، رئیس الحقیقین، اشرف المرشدین
حضرت علام مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی
سلسلہ اشاعت برباد اردو: 36-1)

نام کتاب : اے ابن آدم!

مرتب : محمد بشارت علی صدیقی اشرفی۔

تصحیح : مصالح قوم و ملت علامہ مولانا عبدالممین نعمنی قادری۔

نظر ثانی و تقریظ : حضرت علامہ مفتی عبدالجبار اشرفی مصباحی۔

باہتمام : محمد بشارت علی صدیقی اشرفی، جدہ- حجاز مقدس۔

برائے ایصال ثواب : پروفیسر محمد ریاست علی صدیقی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

تعاون : محمد نزاہت علی صدیقی، جدہ- حجاز مقدس۔

ناشر : اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدر آباد، دکن۔

پہلا ایڈیشن : ۷۱۳۳ھ / ۲۰۱۶ء (عرس صدر الافتال سید نعیم الدین اشرفی مراد آبادی)

صفحات 48: {..... ہدیہ

ملنے کے پتے

09867934085 سُنّی پبلیکیشنز، دریائی گنج، دہلی۔

09502314649 اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدر آباد۔

09966352740 مکتبہ انوار مصطفیٰ، مغلبوہ، حیدر آباد۔

09966387400 مکتبہ نور الاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدر آباد۔

09624221212 مکتبہ شیخ الاسلام، احمد آباد، گجرات۔

09440068759 عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدر آباد۔

09848155170 محدث اعظم مشن، محبوب نگر، تلنگانہ۔

08147678515 مدنی فاؤنڈیشن، ہبھلی، کرناٹک۔

انتساب

۱۶

مشائخ سلسلہ اشرفیہ کی علیٰ اور روحانی عظمتوں کے نام
جو شریعت و طریقت کے حسین سنگ تھے



غوث العالم
محمد سید اشرف جہاں گیر سمنانی



هم شبی غوث اعظم
سید علی حسین اشرف جیلانی پچھوچھوی



سلطان الاعظین
سید احمد اشرف اشرفی جیلانی پچھوچھوی



شرف الاصفیا
سید مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی پچھوچھوی



محدث اعظم
سید محمد اشرف جیلانی پچھوچھوی



سرکار کلال
سید مختار اشرف اشرفی جیلانی پچھوچھوی



شرف الاولیا
سید مجتبی اشرف اشرفی جیلانی پچھوچھوی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرض ناشر



تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خداۓ تعالیٰ، بے شمار درود و سلام شاہِ لولائک، رسول پاک حضرت محمد ﷺ پر، ان کے اہلی بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور انہمہ شریعت و طریقت پر۔

”ایں ابن آدم!“ ایمان افروز نصیحتوں پر مشتمل 52 احادیث و آثار کا گلددستہ ہے جس میں موئین کو **یا ابن آدم!** کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔ میں نے جب اس عنوان کا انتخاب کیا اور احادیث کلاش کرنے لگا تو بہت ہی کم احادیث تک رسائی ہو پائی، یہاں تک کہ مجھے لگنے لگا کہ اربعین بھی مکمل نہیں کر پاؤں گا۔ مگر سرکار دو عالم ﷺ کا کرم ہوا، امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ اور محمد شین کافیضان جاری ہوا اور تلاش جاری رکھنے پر احادیث، آثار، روایات و اقوال کی تعداد 70 سے تجاوز کر گئی۔ الحمد للہ!

یوں تو خیال آیا کہ سارے آثار و اقوال کو شامل کر لیا جائے مگر بخوف طوالت میں نے ایسا کرنے سے گریز کیا ہے۔ تاہم حصول برکت کے لیے میں نے اس مجموعے میں کچھ آثار و روایات صحابہ کو ان کی اہمیت کے پیش نظر شامل کر لیا ہے۔ بہت سے فرمودات انہیا اور اقوال تابعین و صلحاء امت بھی نظر سے گزری تھی جنہیں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

اس مجموعے میں اکثر احادیث کا تعلق حدیث کی اس قسم سے ہے جسے حدیث قدسی کہا جاتا ہے، جس میں رب العالمین اپنے بندوں سے رحمۃ العالمین ﷺ کی زبانی مخاطب ہوا کرتا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ روایات کو مکرر شامل نہ کروں، مگر جہاں معنی و مفہوم اور الفاظ کے اعتبار سے واضح فرق تھا انہیں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اگر کسی بھی پہلو سے کوئی بھی خوبی نظر آئے تو اسے فیضان محدث عظیم ہند رحمۃ اللہ علیہ، میرے مرشد گرامی شیخ الاسلام علامہ مولانا مفتی سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدخلہ العالمی کا کرم اور میرے مشانخ اجازت کی برکات سمجھا جائے۔

میں بے حد مشکور و ممنون ہوں میرے عزیز دوست جناب محمد عتیق الرحمن انصاری رضوی کا

جنہوں نے کتاب کی کمپوزنگ کی اور مصلح قوم و ملت علامہ مولانا عبدالمبین نعمانی قادری مر غلام (العلی) کی خدمت میں بمقام مالیگاوس شہر پیش کی، حضرت نعمانی صاحب قبلہ سفر حرمن کے لیے روانہ ہو رہے تھے مگر اس کے باوجود آپ نے وقت نکال کر کرم فرماتے ہوئے کتاب کے مسودے کی صحیح فرمائی اور کئی مشوروں سے نوازا۔

بڑی ناسپاسی ہو گی اگر میں اپنے محسن۔ خلیفہ حضرت شیخ الاسلام، علامہ مفتی عبدالجبار اشرفی مصباحی مر غلام (العلی) کو بھول جاؤں جنہوں نے خصوصیت کے ساتھ خندہ روئی اور کشاورہ قلبی کے ساتھ اپنا قیمتی وقت دے کر اس کتاب کا پروف پڑھا، جملوں کے باہمی ربط و ضبط اور ترجمہ درست کیا اور اپنی تقریبی سے نوازتے ہوئے رقم پر کرم کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ شادکام رکھے، آمین!

الحمد للہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کی سعادت ”اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن“ کے حصہ میں آ رہی ہے، جواب تک تقریباً 35 مختلف نایاب اور مفید کتب و رسائل شائع کر چکی ہے۔

”اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن“ نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدین اشرفی جیلانی کچھوچھوی مر غلام (العلی) کی موجودہ عمر مبارک کی نسبت سے اتنے ہی علمی و تحقیقی رسائل و کتب شائع کرنے کا عزم کر چکی ہے۔ اور الحمد للہ کئی نئے عنوانات پر بہت سی عربی کتب کواردوں میں ترجمہ کرو چکی ہے، اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ جن کی رونمائی سے اہل محبت کی نگاہیں شادکام ہوتی رہیں گی۔ (لَنَا، اللّٰهُ عَزُورٌ جَلٌ)

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لواک صَلَّی اللّٰہُ عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے وسیلہ حلیلہ سے اس خدمت قلیلہ کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین و ارکین ”اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن“، کو مزید دیتی و علمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع و فیض و بخش بنائے!

آمین بجاہ الٰہی الٰمین صَلَّی اللّٰہُ عَلٰیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ!

فقیر غوث جیلاں و سمناں - محمد بشارت علی صدقی اشرفی

جده شریف، حجاز مقدس - ۷/۱۳۳۵/۲۰۱۶ء

تقریظ جلیل

حضرت علامہ

مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی

احادیث و آثار دین کے ستون ہیں۔ ہر زمانے میں حالات و تقاضے کے مطابق ان پر کام ہوا ہے، یہ سلسلہ جاری ہے، ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ”ای ابن آدم!“ ان احادیث و آثار کا مجموعہ ہے جن میں انسان کو یا ابن آدم کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔ یہ مجموعہ ابواب احادیث میں ایک نئے عنوان کے ساتھ بہترین اضافہ ہے۔ اس طرز پر اردو زبان میں شاید یہ پہلا کام ہے۔ میں نے کامل مجموعہ کو سطر اسٹر امطالعہ کیا ہے۔ اکثر حدیثیں قدسی ہیں۔ انتخاب بہت عمده ہے۔ ترجمہ نہایت صاف و سਤਰ اور سلیمانی و شگفتہ ہے۔ یہ کام مفترم محب گرامی علامہ محمد بشارت علی صدقی حیدر آبادی حال مقیم جدہ سعودیہ عربیہ نے انجام دیا ہے۔ موصوف صاحب فکر اور تعمیری ذہن کے حامل ہیں، نہایت متحرک و فعال ہیں، مذہبی علمی مسائل پر ان کی گہری نظر ہے، ان مسائل پر خود بھی کام کرتے ہیں اور علماء کرام سے کراتے بھی ہیں، ان کے نوک قلم سے وجود پانے والی کتابوں، رسالوں اور ترجمے و مضمایں کی تعداد سو سے زائد ہے، اس مجموعہ میں جمع کردہ احادیث و آثار بھی ان کی صاحب فکر کی غماز ہیں۔ انہوں نے اُن ہی حدیثوں کا انتخاب کیا ہے جن میں انسان کے لیے پند و نصائح ہے یا کوئی دنیاوی و آخری فائدہ وابستہ ہے۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اس مجموعہ کو قبول فرمائے، اسے مقبول اناام کرے اور حضرت مرتب زید علمہ وفضلہ کو دارین کی صلاح و فلاح عطا فرمائے۔ آمین بجہا لنبی الامین ﷺ!

عبد الخبیر اشرفی مصباحی

صدر المدرسین - دارالعلوم اہل سنت منظہر اسلام

التفات گنج، امبیڈکرنگر

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يُخِيبُ رَاجِيهِ وَلَا يَرُدُّ دَاعِيهِ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَكْرَمِينَ - أَمَّا بَعْدُ :

حدیث: 1

اگر تو اپنے دل میں رب کو یاد کرے گا!

عَنْ أَنَّسِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّ ذَكْرَنِي فِي نَفْسِكَ ذَكْرٌ لَكَ فِي نَفْسِي، وَإِنَّ ذَكْرَنِي فِي مَلَائِكَةٍ مُلَائِكَةٌ ذَكْرٌ لَكَ فِي مَلَائِكَةٍ، أَوْ فِي مَلَائِكَةٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ دَنَوْتُ مِنْكَ شَبَرًا، دَنَوْتُ مِنْكَ ذِرَاعًا، وَإِنْ دَنَوْتُ مِنْكَ ذِرَاعًا، دَنَوْتُ مِنْكَ بَاغًا، وَإِنْ أَتَيْتُنِي تَمْشِي، أَتَيْشُكَ أَهْرَوْلَ!

حضرت سیدنا انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللَّهُ تَعَالَى ارشاد فرماتا ہے:

”اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے قرب خاص میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس۔ یعنی ملائکہ کی مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھرتیرے قریب آؤں گا اور اگر تو میری طرف چل کر آئے تو میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔“ (۱)



حدیث: 2

اللَّهُ تَعَالَى كَمْ لِي إِلَهٌ كَهْرَابُوا جَا!

عَنْ شُرَبِيْحِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ! قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ، وَأَمْشِ إِلَيَّ أَهْرَوْلُ إِلَيْكَ -

- مندرجات احمد بن حنبل؛ ح: 12405 ☆ كنز المعال؛ ح: 1177 ☆ جامع ترمذ؛ ح: 3603 -

ایک صحابی رسول ﷺ کو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! مَيْرِے لَیْلَةً كَهْرَبَاً هُوَ جَا! مَيْسَ تِيرِي طَرْفَ چَلَ كَرَآءُونَ گَا؛ مَيْرِي طَرْفَ چَلَ كَرَآ، مَيْسَ تِيرِي طَرْفَ دُوْرَكَرَآءُونَ گَا۔“ (۱)



حدیث: 3

نماز میں خشوع خضوع کی اہمیت!

إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوجْهِهِ، فَإِذَا التَّفَتَ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِلَى مَنْ تَلْتَفَتَ؟ إِلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّي؟ أَقْبَلَ إِلَيَّ، فَإِذَا التَّفَتَ الثَّانِيَةُ، قَالَ مُثْلُ ذَلِكَ، فَإِذَا التَّفَتَ الثَّالِثَةُ، صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْهُ

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے چہرہ مبارک (وجہ؛ یعنی فضل و کرم، رحمت) سے متوجہ ہو جاتا ہے جب وہ ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! كَسَ كَيْ طَرْفَ تَوْجِهَ كَرَتَاهُ؟ كَيْا اِيْسَيْ كَسَيْ كَيْ طَرْفَ جَوْمَحَسَ بَهْتَرَهُ؟ مَيْرِي طَرْفَ مَتَوْجِهَ هُوَ جَا،“ لیکن بندہ دوسری دفعہ جب ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں ہی ارشاد فرماتا ہے، لیکن جب تیسرا بار بھی وہ ادھر ادھر التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا چہرہ مبارک (وجہ؛ یعنی فضل و کرم، رحمت) پھیر لیتا ہے۔“ (۲)



۱۔ کنز العمال؛ ح: 1176، 1138، 15925☆ مسندا مام احمد بن حنبل؛ ح: 11974، 19985، 19984، 19979☆ مسندا بزرار؛ ح: 2889☆ کنز العمال؛ ح: 11974، 19985، 19984، 19979☆ اترغیب والترہیب؛

ح: 789-

حدیث: 4

اللہ تعالیٰ کے ذمے میں آگیا!

عَنْ جُنْدِبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجْلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذَمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَانْظُرْ يَا ابْنَ آدَمَ! لَا يَطْلُبُنَّكَ اللَّهُ مَنْ ذَمَّتْهُ بِشَيْءٍ۔
حضرت سیدنا جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز پڑھلی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں آگیا، پس!
”اے ابن آدم! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ کہیں وہ تجوہ سے اپنے کسی ذمے کا سوال نہ کر لے۔“ (۱)



حدیث: 5

اللہ تعالیٰ آخردن تک کفایت کرے گا!

قال اللہ تعالیٰ: يَا ابْنَ آدَمَ، صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفُكَ آخِرَهُ۔
حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
”اے ابن آدم! میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لے، میں آخردن تک تیری کفایت کروں گا۔“ (۲)



حدیث: 6

اللہ تعالیٰ کفایت کرے گا!

قال اللہ تعالیٰ: يَا ابْنَ آدَمَ! اذْ كُرْنِي بِعَدَ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ سَاعَةً أَكْفُكَ مَا بَيْنَهُمَا۔
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ

۱۔ صحیح ابن حبان؛ ح: 1743 ☆ کنز العمال؛ ح: 19319 ☆ منداد احمد بن حنبل؛ ح: 18814 -

۲۔ صحیح ابن حبان؛ ح: 2533 ☆ کنز العمال؛ ح: 21499 ☆ منداد احمد؛ ح: 17390 ☆ جامع ترمذی؛ ح: 475 -

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اح ابن آدم! فجر و عصر کے بعد چند گھنٹی مجھے یاد کر لیا کر، میں تیری ان کی درمیانی

اوقات میں کفایت کروں گا۔“ (۱)



حدیث: 7

روزے کا عظیم ثواب!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَامٌ قَالَ: إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مائَةٍ ضِعْفٌ إِلَى أَصْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصَّوْمُ جُنَاحٌ مِنَ النَّارِ، وَلَحْلُوفُ فِيمِ الصَّائِمِ، أَطْبَبُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ، وَإِنْ جَهَلَ عَلَى أَحَدٍ كُمْ جَاهَلٌ وَهُوَ صَائمٌ، فَلَيُقْلَلُ: إِنِّي صَائمٌ۔

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اح ابن آدم! ہر یکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو نیکیاں یا اس سے دگنی چونی ہیں
لیکن روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا، جہنم سے بچاؤ کے لیے روزہ ڈھال
ہے، روزہ دار کے منہ کی بھک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوبیوں سے زیادہ عمدہ ہے اور اگر کوئی
شخص تم سے روزے کی حالت میں جہالت کا مظاہرہ کرے تو تم یوں کہہ دو کہ میں روزے سے
ہوں۔“ (۲)



حدیث: 8

جب تک توعبادت کرتا رہے گا!

قال اللہ تعالیٰ: يَا ابْنَ آدَمَ! مِهْمَا عَبَدْتَنِي وَرَجُوتَنِي وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا

۱- کنز العمال؛ ج: 1795-

۲- مسندا مام احمد بن حنبل؛ ج: 9363-

غفرت لك ما كان منك وإن استقبلتني بملاء السماء والأرض خطايا وذنوبا

استقبلتك بملئهن من المغفرة وأغفر لك ولا أبالي - (۱)

حضرت سیدنا ابو درداء رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اح ابن آدم! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے آس لگائے رکھے گا

اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھڑائے گا میں تجھ سے سرزد ہونے والے گناہوں کو معاف کرتا

رہوں گا۔ اگرچہ تو آسمان وزمین بھر گناہوں کے ساتھ بھی مجھ سے ملے گا، میں بھی آسمان وزمین بھر

بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔ اور یہی مغفرت کرتا رہوں گا، مجھے کوئی پرواہ نہیں۔" (۲)



حدیث: 9

کفران نعمت نہ کیا کرو!

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا، عَنِ التَّبَّاعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ

إِذَا ذَكَرْتَنِي شَكَرْتَنِي، وَإِذَا نَسِيَتَنِي كَفَرْتَنِي -

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے:

"اح ابن آدم! جب تو نے مجھے یاد کیا تو میرا شکر کیا اور جب، مجھے بھولاتو کفران نعمت

کیا۔" (۳)



۱۔ عن ابن عباس رض قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال الله عز وجل: ابن آدم، إنك ما ذكرتني ورجوتني غفرت لك على ما كان فيك، ولو أتيتني بقراب الأرض خطايا القبيح على الأرض مغفرةً مالم تشرك بي، ولو

بلغت خطاياك عنان السماء، ثم أنت غفرتني لغفرت لك - (أجمع الكبار؛ ح: 12346)

۲ - أجمع الكبار؛ ح: 12346 ☆ كنز العمال؛ ح: 252 -

۳ - أجمع الأوسط؛ ح: 7265 ☆ كنز العمال؛ ح: 1915، 6427 -

حدیث: 10

حرام افعال سے دور رہا کرو!

يقول الله عزوجل: يا ابن آدم! ان نازعک بصرک ما حرمت عليك
فقد اعنتك عليه بطريقتين فاطقبهما عليه، و ان نازعک لسانك الى بعض ما
حرمت عليك فقد اعنتك عليه بطريقتين فاطقبهما عليه، و ان نازعک فرجك
فقد اعنتك بطريقتين فاطقبهما عليه۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:] ”**ای ابن آدم!** اگر تیری آنکھ میری حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں سے تیری اعانت و مدد کی ہے، تو ان دونوں پردوں میں اسے (آنکھ) بند کر لے۔ اور اگر تیری زبان میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں (ہونٹوں) سے تیری مدد کی ہے، تو ان دونوں میں اسے (زبان) بند کر لے۔

اگر تیری شرم گاہ میری حرام کردہ چیزوں کے بارے میں تجھ سے جھگڑے تو میں نے دو پردوں (رانوں) کے ذریعے تہاری مدد کی ہے، تو ان دونوں رانوں میں اسے بند کر لے۔“ (۱)



حدیث: 11

الله تعالیٰ کی مشیت!

يقول الله تعالى: يا ابن آدم! بمشیتی کت انت الذی تشاء لنفسک ما تشاء، ويادتی کت انت الذی ترید لنفسک ماترید، وبفضل نعمتی عليك قویت على معصیتی، و يعصمتی و تو فیقی و عونی و عافیتی ادیت الی فرانضی، فانا اولی با حسانک منک، و انت اولی بذنبک منی، فالخیر منی الیک بدا، والشر منی

الیک بہما جنیت جری، و رضیت منک لنفسی مارضیت لنفسک منی۔



حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”**ابن آدم!** تو اپنی ذات کے لیے جو چاہتا ہے وہ میری مشیت سے ہے، تو اپنی ذات کے لیے جو ارادہ کرتا ہے وہ میرے ارادہ سے ہے، میری نافرمانی پر جو تو نے قدرت پائی ہے وہ تجھ پر میری گناہوں نعمتوں کی وجہ سے ہے، میرے فرائض کو جو تو نے میرے لیے انجام دیا ہے وہ میری توفیق و حفاظت اور مدد و عافیت کی وجہ سے ہے! تو میں تیرے احسان و بھلائی کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں اور تو اپنے گناہ و نافرمانی کا خود مجھ سے زیادہ سزاوار ہے، بھلائی کا آغاز میری طرف سے ہوا، اور جو جرم تو نے کیا میری طرف سے اسکی برائی تجھے لگی (جاری ہوئی) جس طرح تو اپنی ذات کے اعتبار سے مجھ سے راضی ہوا اسی طرح میں اپنی ذات کے اعتبار سے تجھ سے راضی ہوا۔“ (۱)



حدیث: 12

اللہ تعالیٰ اور بندی کا تعلق کیسا ہونا چاہیے؟

یقول اللہ عز وجل: **بِيَا ابْنَ آدَمْ!** امرتک فتوانیت و نہیتک فتما دیت، و سترت علیک ففجرت، واعضت عنک فما بالیت، یا من اذا مرض شکاویکی، و اذا عوفی تمرد و عصی، یا من اذا دعاه العبید عدا ولبی، و اذا دعاه الجليل اعرض و نای! ان سالنتی اعطیتک، و ان دعوتنی اجبتک، و ان مرضت شفیتک، و ان سلمت رزقتک، و ان اقبلت قبلتک، و ان بت غفرت لک، وانا التواب الرحيم۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اے ابن آدم! میں نے تجھے حکم دیا تو نے سستی سے کام لیا، میں نے تجھے روکا تو آگے بڑھ گیا، میں نے تجھ پر پردہ ڈال دیا تو نے اسے پھاڑ دیا، میں نے تجھ سے اعراض کیا تو نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ فسوس! جب تو بیمار ہوتا ہے تو شکوہ کرتا ہے اور روتا ہے، اور جب عافیت ملتی ہے تو سرکشی کرتا ہے اور نافرمانی کرتا ہے، جب کوئی ادنی غلام اسے آواز دیتا ہے تو دوڑتا ہے اور لبیک کہتا ہے اور جب کوئی عزت مند بلا تا ہے تو اعراض کرتا ہے اور دور ہوتا ہے۔ اگر تو مجھ سے مانگے گا تو میں تجھے عطا کروں گا اور مجھ سے دعا کرے گا تو قبول کروں گا اور اگر بیمار پڑے گا تو شفا دوں گا، اگر سلامتی مانگے گا تو دوں گا، اگر تو میری طرف متوجہ ہو گا تو میں تجھے قبول کروں گا، اور اگر تو مغفرت طلب کرے گا تو میں تیری مغفرت کروں گا اور میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔“ (۱)



حدیث: 13

تین دعاؤں کی ترغیب!

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: مَرَرْتُ بِسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَجُلٍ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَلْتُ اللَّهَ الْبُلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْمَعَافَةَ، وَمَرَرْتُ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ! وَهَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْوَةُ دَعْوَتْ بِهَا رَجَاءَ الْخَيْرِ، قَالَ: فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ، وَالْفُؤْزَ مِنَ النَّارِ، وَمَرَرْتُ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، فَقَالَ: فَدِ اسْتَحِبْ لَكَ فَاسْأَلْ! (۲)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ایک شخص پر

۱- کنز العمال؛ ح: 43616

۲- یا ابن آدم! اہل تدریی مائماً تمام النعمہ؟ فَإِنَّ تَمَامَ النِّعْمَةِ فُوزٌ مِنَ النَّارِ، وَدُخُولُ الْجَنَّةِ۔
حضرت سیدنا معاذ بن الاکوع ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابن آدم! کیا تو جانتا ہے تمام نعمت کیا ہے؟ تمام نعمت جہنم سے خلاصی اور جنت کا داخلہ ہے۔“ (مسند امام احمد بن حبل؛ ح: 22056، جامع ترمذی؛ ح: 3527- کنز العمال؛ ح: 2964)

گذر ہوا جو کہہ رہا تھا: ”اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تو نے تو اللہ تعالیٰ سے مصیبت کا سوال کر لیا ہے، عافیت کا سوال کر!“ اسی طرح آپ ﷺ کا ایک دوسرا شخص کے پاس سے گذر ہوا جو کہہ رہا تھا: ”اے اللہ! میں تجھ سے کامل نعمت کا سوال کرتا ہوں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اَهُبْنَآدَمَ! جَانَتِكَ بِكَمَالِ نِعْمَتٍ كَيْشَىٰ هِيَ؟“

اس نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! ایک دعا ہے! میں خیر کی امید سے ماںگ رہا ہوں!“ حضور ﷺ نے فرمایا: ”کمال نعمت، جنت کا دخول اور جہنم سے نجات ہے!“ یوں ہی حضور ﷺ کا ایک ایسے شخص کے پاس سے گذر ہوا جو کہہ رہا تھا: ”یا ذوالجلال والا کرام!“ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تمہاری دعا قبول ہو گئی، سوال کرو!“ (۱)



حدیث: 14

اللّٰهُ تَعَالٰى اُوْرَبَنْدَىٰ کَمَا بَيْنَ تِينَ اِبْمَ اَمْوَارِ!

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبْنَآدَمَ! ثَلَاثَةٌ: وَاحِدَةٌ لِي، وَوَاحِدَةٌ لَكَ، وَوَاحِدَةٌ بَيْنَنِي وَبَيْنَكَ، اَمَّا الَّتِي لِي: تَعْبُدُنِي، لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ: فَمَا عَمِلْتَ مِنْ عَمَلٍ جَزَيْتَكَ بِهِ، فَإِنْ أَعْفَرْتَ فَأَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ: فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَالْمُسَأَلَةُ وَعَلَيَّ الْإِسْتِجَابَةُ وَالْإِغْطَاءُ -

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اَهُبْنَآدَمَ! تِينَ چِيزِیں ہیں، ایک میرے لیے، ایک تیرے لیے اور ایک ہم

دونوں کے درمیان مشترک ہے!

میرے لیے یہ ہے کہ تم میری عبادت کرو اور میرے ساتھ کسی کوششیک نہ کرو! اور

- مصنف ابن ابی شیبہ؛ ح: 29356 ☆ کنز العمال؛ ح: 4935

تیرے لیے یہ ہے کہ میں تمہارے ہر عمل کا بدلہ دوں اور اگر میں بخشش دوں تو میں بخشنے والا مہربان ہوں! اور جو میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تمہارے ذمے دعا اور سوال کرنا ہے اور عطا کرنا میرا کام ہے۔^(۱)



حدیث: 15:

الله تعالیٰ معاف کرنے والا ہے!

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجُوتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَّا السَّمَاءُ ثُمَّ اسْتَغْفِرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ، وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ حَطَاطِيَاً ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا شُرُكٌ بِيْ شَيْئًا لَا تَيْشَكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اح ابن آدم! از تو نے مجھ پکارا اور نہ مجھ سے امید رکھی، میں نے تیرے گناہ بخشش دیے، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

اح ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخشش دوں گا، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

اح ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہ میرے سامنے لاے اور مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تجھے زمین بھر کر مغفرت عطا کروں گا۔^(۲)



۱- لمجم الکبیر؛ ح: 6137 ☆ کنز العمال؛ ح: 3149، 3163، 43405-

۲- جامع ترمذی؛ ح: 3540 ☆ کنز العمال؛ ح: 10436، 10216، 5902-

حدیث: 16

دنیا سے کیا کرو گے؟

یا ابْنَ آدَمَ مَا تَصْنَعُ بِالْدُنْيَا؟ حَلَالُهَا حِسَابٌ، وَحَرَامُهَا عِذَابٌ -

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”احب ابن آدم! تو ایسی دنیا کا کیا کریگا جس کے حلال کا حساب دینا پڑے گا اور حرام کی سزا بھگنا پڑے گی۔“ (۱)



حدیث: 17

صبر کی فضیلت!

عَنْ أَبِي أُمَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَأَبْنَ آدَمَ! إِذَا أَخْدُثُكَ كَرِيمَتِيَّكَ فَصَبَرْتَ، وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ بِشَوَّابٍ ذُونَ الْجَنَّةِ -

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”احب ابن آدم! میں جب تیری دونوں آنکھیں لے لوں اور تو صبر کرے اور پہلے صدمے کے وقت ثواب کی امید رکھئے تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔“ (۲)



۱- کنز العمال؛ ج: 6328

۲- مسند امام احمد بن حنبل؛ ج: 22228 ☆ کنز العمال؛ ج: 6535

حدیث: 18

چند لفظے کافی بین!

عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرْبَلَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ الْمُقْدَامِ،
قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مَلَأَ آدَمَ وَعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ، حَسْبَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! لَفَيْمَا ثَيَقَمْنَ صَلْبَكَ، فَإِنْ كَانَ لَا بدَ فَثُلُثُ طَعَامٍ، وَثُلُثُ شَرَابٍ، وَثُلُثُ نَفَسٍ -
حضرت سیدنا مقدام بن معدی کربلا پنے والد سے، پھر اپنے دادا سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ابن آدم نے پیٹ سے بڑھ کر کسی بڑے برتن کو
نہیں بھرا!

”احب ابن آدم! تیرے لیے وہ چند لفظے جن سے تو اپنی کمر سیدھی کرے کافی ہیں،
اور اگر (اس سے زائد) ضروری ہو تو ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لیے
ہے۔“ (۱)



حدیث: 19

کم پر راضی بوجاؤ!

يَا ابْنَ آدَمَ! ارْضُ مِنَ الدُّنْيَا بِالْقُوَّةِ، فَإِنَّ الْقُوَّةَ لِمَنْ يَمُوتُ كَثِيرٌ -
حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”احب ابن آدم! دنیا میں گزر بسر کی روزی پر راضی ہو جا، کیوں کہ اتنی روزی جس سے
موت واقع نہ ہو وہ بہت زیادہ ہے۔“ (۲)



۱- صحیح ابن حبان؛ ح: 5236 ☆ کنز العمال؛ ح: 7137

۲- ابو حیم، حلیۃ الاولیاء ہے ☆ کنز العمال؛ ح: 7148

حدیث: 20

راہ خدامیں خرچ کیا کرو!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ أَنْفَقَ يَا ابْنَ آدَمَ! أَنْفَقَ

عَلَيْكَ -

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”ابن آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا!“ (۱)

ایک دوسری روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

قال اللہ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَنْفَقْ عَلَيْكَ، إِنَّ يَمِينَ اللَّهِ مَلَائِي سَحَاءَ لَا يَغِيضُهَا

شیء باللیل والنہار -

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ

تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”ابن آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا، بے شک اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ

بھرا ہوا ہے جو ہر وقت خرچ کرتا رہتا ہے، رات اور دن میں کوئی چیز اس میں کمی نہیں کر سکتی!“ (۲)



حدیث: 21

زادہ مال خرچ کردو!

حَدَّثَنَا شَدَّادٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرًا لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرًّا لَكَ، وَلَا تَلِمُ عَلَى كَفَافٍ، وَابْدُأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى -

حضرت سیدنا ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ

۱۔ صحیح بخاری؛ ح: 5352 ☆ صحیح مسلم؛ ح: 993 ☆ منhad احمد؛ ح: 7298 ☆ کنز العمال؛ ح: 16065 -

۲۔ کنز العمال؛ ح: 16126 -

تعالیٰ فرماتا ہے:

”اح ابن آدم! اگر تو زائد مال خرچ کر دے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو روک لے تو تیرے لیے شر ہے۔ گذر بسر کے بقدر روزی روک رکھنے پر ملامت نہیں اور اس کے ساتھ شروع کر جو تیرے نیچے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ (۱)



حَدِيث: 22

دُوعَادْتِيهِ اپنے اندر جمِع نہ کرنا!

يَا ابْنَ آدَمَ! كَنْتَ بِخِيلٍ مَادِمْتَ حَيَا، فَلِمَا حَضَرْتَكَ الْوَفَاهُ عَمِدْتَ إِلَى
مَالِكَ تِبْدَدِهِ فَلَا تَجْمِعْ خَصْلَتِينِ: إِسَاعَةً فِي الْحَيَاةِ، وَإِسَاعَةً عِنْدَ الْمَوْتِ، انْظُرْ إِلَى
قَرَابَتَكَ الَّذِينَ يَحْرُمُونَ، وَلَا يَرْثُونَ، فَأَوْصِ لَهُمْ بِمَعْرُوفِ-

حضرت سیدنا زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اح ابن آدم! جب تک تو زندہ ہے بخیل رہے گا، اور جب تمہاری وفات کا وقت ہو گا تو اپنے مال کی طرف ہاتھ بڑھائے گا کہ اسے کبھی رے، اس لیے دو عادتیں (اپنے اندر) جمع نہ کرنا، زندگی میں برا سلوک اور مرتب وقت برائی! اپنے اُن قریبی رشتہ داروں کو دیکھنا جو حروم ہوں گے، اور وارث نہیں بن سکتے تو ان کے لیے نیکی کی وصیت کر کے مرتنا۔“ (۲)



حَدِيث: 23

صَدْقَهُ كَأَوْقَتِ كَهَانِ رِبَا؟

عَنْ بُشْرِ بْنِ جَحَّاشِ الْقُرْشَىِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَعْلَمُ
آدَمَ! أَنْ يَنْعَذِنِي وَقَدْ خَلَقْتَكَ مِنْ مَثْلِ هَذَا، حَتَّى إِذَا سَوَّيْتَكَ وَعَدَلْتَكَ، مَسَيَّتَ
بَيْنَ بُرْدَنِي وَلِلْأَرْضِ مِنْكَ وَرَيْدَ، فَجَمَعْتَ وَمَنْفَتَ، حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ التَّرَاقِيَّ، قُلْتَ:

ا- صحیح مسلم؛ ح: 1036 ☆ کنز العمال؛ ح: 16044، 16164 -

۲- من الدرود الرئيسي ☆ کنز العمال؛ ح: 7416

أَتَصَدِّقُ، وَأَلَيْ أَوْاَنَ الصَّدَقَةَ -



حضرت سیدنا بشر بن ماجہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”احب ابن آدم! کیا تو مجھے عاجز کر دے گا حالاں کہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے۔ کون ہے اس (اللہ) کے مثل؟ حتیٰ کہ جب میں نے (پیدا کر کے) تجھے برا بر کر دیا اور تجھے ٹھیک ٹھیک کر دیا تو تو دو چادروں کو پہن کر اکڑتا پھرنا، زمین کو روند نے لگا۔ پھر تو نے مال جمع کیا اور دینے سے ہاتھ روکا، جب روح نکلنے آگئی تو کہنے لگا: ”میں صدقہ کروں!“، اب یہ صدقہ کا وقت کہاں رہا۔“ (۱)



حدیث: 24

فقر مٹا دیا جائے گا! دل کو غنا اور زندگی کو رزق ملے گا!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ †، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غُنْيَ وَأَسْدَدْ فَقْرَكَ، وَإِلَّا نَفْعَلْ مَلَأْ ثِيَابَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسْدَدْ فَقْرَكَ.

حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”احب ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرے سینے کو غنا سے بھر دوں گا اور تیر افقر مٹا دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دونوں ہاتھ کاموں سے بھر دوں گا اور تیری محتاج بھی ختم نہیں کروں گا۔“ (۲)

ایک دوسری روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

عَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ † قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: يَقُولُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ

۱۔ مسنداً إمامِ احمد بن حنبل؛ ح: 17842، 17844☆ مسنداً إمامِ الحاكم؛ ح: 3855☆ مسنداً إمامِ ماجه؛ ح:

2707☆ كنز العمال؛ ح: 15803-

۲۔ جامع ترمذی؛ ح: 2466☆ مسنداً احمد؛ ح: 8696☆ مسنداً إمامِ الحاكم؛ ح: 3657☆ كنز العمال؛ ح: 43022-

وَتَعَالَى يَأَيُّهَا نَبِيُّنَا أَبْنَى آدَمَ! تَفَرَّغ لِعِبَادَتِي أَمَلَ قَلْبِكَ غِنَى وَأَمَلَ يَدِيْكَ رِزْقًا، يَا ابْنَ آدَمَ!
لَا تَبَاعِدْ مِنِّي فَأَمَلَ قَلْبِكَ فَقْرًا وَأَمَلَ يَدِيْكَ شُغْلًا!

۲۹

حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”تمہارا پاک پروردگار ارشاد فرماتا ہے:
”اَهُ ابْنَ آدَمَ! تَوْ مِيرِي عِبَادَتِ كَلِيفَارَغَ هُوجَاءِ، مِيزَرِي دَلَّ كُوغَنَاءِ [مالَ دَارِيِ] [سے اور تیرے ہاتھوں کورزق سے بھردوں گا!]“

اور

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! تَوْ مِيرِي عِبَادَتِ سَدِورِي اَخْتِيَارَنَهِ كَرَورَنَهِ مِيزَرِي دَلَّ كُوفَرَوْ
فَاقَهَ سَبَرَدوْنَهِ گَا اور تیرے ہاتھوں کو دنیاوی کاموں میں مصروف کر دوں گا! (۱)



حدیث: 25

اللَّهُ تَعَالَى بَنَدَ كُونَوازْتَابَهُ اُور بَنَدَ كُونَارَاضِ كَرَتَهُ بَيْنَ!

قول الله تعالى: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا تَنْصَفْنِي، أَتَحْبَبُ إِلَيْكَ بِالنَّعْمٍ وَتَتَمْقِتُ إِلَيْكَ
بِالْمَعَاصِي، خَيْرِي إِلَيْكَ مَنْزِلٌ وَشَرُّكَ إِلَيْ صَاعِدٍ، وَلَا يَزَالْ مَلِكٌ كَرِيمٌ يَأْتِينِي
عَنْكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلِيلَةٍ بِعَمَلٍ قَبِحٍ، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ سَمِعْتُ وَصْفَكَ مِنْ غَيْرِكَ وَأَنْتَ
لَا تَعْلَمُ مِنَ الْمَوْصُوفِ لِسَارِعْتَ إِلَيْ مَقْتِهِ -

حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الله تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! تَوْ مِجَھَ سَأَصْفَهُنَّيْسَ كَرَتَا! مِيزَتُوْنَهُ كَذَرِيْعَ تَجَھَ مَجْوَبَ بَنَاتَا
هُوَنَ، جَبَ كَهْ تَوْ گَنَاهُونَ كَذَرِيْعَ بَجَھَنَارَاضِ كَرَتَا ہے، مِيرِي بَجَلَانِي تَيْرِي طَرَفَ اَزْتَقَ ہے اور

تیرا شر میری جانب بلند ہوتا ہے! ہر رات دن ایک معزز فرشتہ میرے پاس تیری طرف سے براہمی لے کر آتا ہے۔

اَحَبْ اَبْنَ آدَمَ! اگر تو اپنے علاوہ کسی سے اپنی تعریف سنے اور تجھے موصوف کا علم نہ ہو تو اس سے جلد ناراض ہو جائے گا۔ (۱)



حدیث: 26

اللَّهُ تَعَالَى سَيِّدُ حَيَاكُرو!

يقول الله عز وجل: **يَا ابْنَ آدَمَ!** إِنَّ الشَّيْبَ نُورٌ مِّنْ نُورِي، وَإِنِّي أَسْتَحِيُّ أَنْ أَعْذِبَ نُورِي بِنَارِي، فَاسْتَحِيْ مِنِّي -

حضرت سیدنا انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ تَعَالَى فَرِمَّاَتِيْ“

”**اَحَبْ اَبْنَ آدَمَ!** سفید بال میرے نور کا حصہ ہے اور مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں اپنے (پیدا کردہ) نور (کو) اپنی آگ کے ذریعے عذاب دوں، سو:-“

”[اَحَبْ اَبْنَ آدَمَ!] مجھ سے حیا کر!“ (۲)



حدیث: 27

تیرے لیے و بال بے جو تونے دولت کمائی بے!

يَا ابْنَ آدَمَ! لَكَ مَانِيَّتٍ، وَعَلَيْكَ مَا اكتَسَبْتَ، وَلَكَ مَا احْسَبْتَ، وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، وَمَنْ مَاتَ بِطَرِيقٍ كَانَ مِنْ أَهْلِ ذَلِكَ الطَّرِيقِ -

حضرت سیدنا ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”**اَحَبْ اَبْنَ آدَمَ!** جس کی تونے نیت کی وہ تجوہ کو ملے گا، جو تونے برا کمایا اس کا و بال تجوہ

۱۔ کنز العمال، ج: 43174

۲۔ کنز العمال، ج: 42681

پر ہے، جس کی تونے اچھی امید رکھی اور صبر کیا اس کا اجر تجھ کو ملے گا، جس سے تجھ کو محبت ہے تو اسی کے ساتھ رہے گا (تیراحشر اسی کے ساتھ ہوگا) اور جن کے طریقہ عمل پر تو مرے گا ان ہی لوگوں میں تمہارا شمار ہوگا۔“ (۱)



حدیث: 28

میرا مال، میرا مال!

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَيْيَهِ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقْرَأُ:
 الْهَاكُمُ الشَّكَاثُرُ حَتَّىٰ زُرْثُمُ الْمَقَابِرَ، قَالَ: فَقَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِيٌّ مَالِيٌّ، وَهَلْ لَكَ - يَا ابْنَ آدَمَ! مَنْ مَالِكٌ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَيْسَتَ فَانِيلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ، وَكَانَ قَنَادِهُ يَقُولُ: كُلْ صَدَقَةً لَمْ تُنْبَضْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ!

حضرت سیدنا مطرف بن عبد اللہ رض اپنے والدگری سے روایت کرتے ہیں کہ: میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم:

الْهَاكُمُ الشَّكَاثُرُ حَتَّىٰ زُرْثُمُ الْمَقَابِرَ

کی تلاوت فرمائے تھے، چنان چاہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: ”میرا مال، میرا مال!“ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اح ابْنَ آدَمَ! تیرا مال تو وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا جو پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا وہ جو صدقہ کر کے آخرت کے لیے بھیج دیا!“ (۲)



حدیث: 29

دوا بِمِ امور!

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا ابْنَ

۱- کنز العمال؛ ج: 43524

۲- صحیح مسلم، کتاب انزدہ؛ ج: 61، 7061

آدم! اشتناں لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا، جَعَلْتَ لَكَ نَصِيبًا مِنْ مَالِكَ حِينَ أَخْذْتُ
بِكَظِيمِكَ، لَا أَطْهَرَكَ بِهِ وَأَزْكَيْكَ، وَصَلَّاةُ عِبَادِي عَلَيْكَ بَعْدَ اغْفِصَاءِ أَجْلَكَ۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَّا تَبَّعَ:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! دُوْچِيرَ مِنْ اِلِيٰ ہیں ان میں سے ایک بھی تمہاری نہیں ہے۔ [بلکہ میں
نے اپنی طرف سے تم کو دیا ہے]، میں نے تمہارے لیے تمہارے مال میں حصہ رکھا ہے، جب میں
تمہاری روح قبض کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے تجھے ظاہر کروں اور تیراتز کیہ کروں اور تیری روح
نکل جانے کے بعد میرے بندوں کی تجوہ پر نماز ہو۔“ (۱)



حدیث: 30

انسان کی آخری دونشانیاں!

عن أبي قلابة رض قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فيما يحدث عن الله تبارک
وتعالى: يَا ابْنَ آدَمَ! خَصَّلَتْنَاكَ مِنْ كُلِّ مَا أَعْطَيْنَاكَ مِنْهُمَا: جَعَلْتَ لَكَ
طَائِفَةً مِنْ مَالِكَ عِنْدَ مَوْتِكَ أَرْحَمْتَ بِهِ أَطْهَرَكَ بِهِ وَصَلَّاةُ عِبَادِكَ
عَلَيْكَ بَعْدَ مَوْتِكَ۔

حضرت سیدنا ابو قلابہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ
تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! دُخُلْتَنِی میں نے تمہیں عطا کی ہیں، ان میں سے ایک بھی تیری
اپنی نہیں ہے۔ پہلی یہ کہ: میں نے تیرے مرتب وقت تیرے مال میں سے تیرے لیے ایک حصہ
رکھا ہے جس کے ذریعے میں تجوہ پر رحم کروں گا۔“ یا فرمایا: ”جس کے ذریعے میں تجوہ
پاک کروں گا!“

دوسری یہ کہ: ”تیرے مرنے کے بعد میرے بندوں کی تجھ پر نماز ہے۔“ (۱)



حدیث: 31

جہنم کے مقابلہ میں جنت کو اختیار کرو!

یقول الله عز وجل: **بِيَا ابْنَ آدَمَ!** اختر الجنّة على النّار، ولا تبطّلوا أعمالكم

فتقد ذوقك في النار من كسبك في الدّين فيهَا أبداً -

حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”**اَهُ ابْنَ آدَمَ!** جہنم کے مقابلہ میں جنت کو اختیار کرو اور اپنے اعمال بر بادنہ کرو ورنہ

اوں دھے منہ جہنم میں پھینک دیے جاؤ گے اور اس میں ہمیشہ رہو گے۔“ (۲)



حدیث: 32

دن اور رات پکار دبے بیں!

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ مِيَاثِي عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا يُنَادَى فِيهِ بِيَا ابْنَ آدَمَ! أَنَا خَلَقْتُكَ جَدِيدًا وَأَنَا فِيمَا تَعْمَلُ عَلَيْكَ غَدَّا شَهِيدٌ فَاعْمَلْ فِيَ خَيْرٍ أَأَشْهَدُ لَكَ بِهِ غَدَّا فَإِنِّي لَوْ قَدْ مَضَيَّتْ لَمْ تَرَنِي أَبَدًا قَالَ: وَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ مُثْلَ ذَلِكَ -

حضرت سیدنا معقل بن یسار رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ہر دن پکار رہا ہے:

”**اَهُ ابْنَ آدَمَ!** میں ایک نئی چیز ہوں جو کچھ مجھ میں کرے گا میں اس پر گواہ ہوں، سو مجھ میں بھلانی کر، میں تمہارے لیے اس کی گواہی دوں گا، کیوں کہ اگر میں گزر گیا اور تو نے میرا

۱۔ کنز العمال، ج: 46118

۲۔ کنز العمال، ج: 43173

خيال نہیں رکھا اور یہی بات رات بھی کہتی ہے۔“ (۱)



حدیث: 33

قبر روزانہ پکار رہی ہے!

تجهزوا لفبور کم، فإن القبر له في كل يوم سبع مرات يقول: يَا ابْنَ آدَمَ! الضعيف! ترحم في حياتك على نفسك قبل أن تلقاني أترحم عليك وتلقي مني السرور -

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اپنی قبروں کے لیے تیاری کرو، کیوں کہ قبر روزانہ سات مرتبہ کہتی ہے: ”اے کمزور ابن آدم! اپنی زندگی میں اپنے آپ پر رحم کر، اس سے پہلے کہ تو میرے پاس آئے اور میں تجھ پر شفقت کروں اور تجھے میری طرف سے مسرت ملے!“ (۲)



حدیث: 34

قبر انسان سے کیا کہتی ہے؟

يقول القبر للموتى حين يوضع فيه ويحك يَا ابْنَ آدَمَ! ما غرك بي؟ ألم تعلم أنى بيت الظلمة وبيت الفتنة وبيت الوحدة وبيت الدود؟ ما غرك بي إذ كنت تمشى فدادا فإن كان مصلحا أجاب عنه مجيب القبر فيقول: أرأيت أن كان يأمر بالمعروف وينهى عن المنكر! فيقول القبر: إني إذا أعود عليه خضرا، ويعود جسده عليه نورا، وتصعد روحه إلى رب العالمين -

ابن الحجاج الثماني سے روایت ہے: ”میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی

ہے:

۱۔ کنز العمال، ج: 43159، 43161 -

۲۔ کنز العمال، ج: 44، 42144 -

”اَهُبْنَادَمْ! تَيْرَانَاسْ هُو، مِيرَ مَعْلُقْ تَجْهِيْسْ نَهْ دَهْ كَهْ مِيْنْ رَكْهَا تَهَا؟ كَيَا تَجْهِيْسْ“

پتہ نہیں کہ میں تار کیکی، آزمائش، تہائی اور کیریوں کا گھر ہوں؟ تجھے کس نے دھوکے میں رکھا؟ جب تو کئی امیدیں لے کر چلا کرتا تھا۔“ پس اگر وہ نیک ہو تو قبر کا جواب دینے والا اس کی جانب سے جواب دے گا：“تیرا کیا خیال ہے، اگر وہ نیکی کا حکم دیتا رہا اور برائی سے منع کرتا رہا ہو؟“ تو قبر جواب دے گی：“تب تو میں اس کے لیے تروتازگی میں بدل جاؤں گی اور اس کا جسم منور ہو جائے گا اور اس کی روح رب العالمین کی طرف پرواز کر جائے گی۔“ (۱)



حدیث: 35

خوف الٰہی کے ثمرات!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَيْرَوْا حِدَّدَ، عَنْ الْحَسَنِ، وَابْنِ سَيِّرِينَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مَمْنُونٌ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيدَ، فَلَمَّا أَخْتَضَرَ قَالَ لِأَهْلِهِ: انْظُرُوا إِذَا أَنَا مُتُّ أَنْ يُحْرُقُوهُ حَتَّى يَدْعُوهُ حُمَّامًا، ثُمَّ اطْحَنُوهُ ثُمَّ اذْرُوهُ فِي يَوْمِ رِيحٍ. فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَبْصَةِ اللَّهِ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَبْنَاءَ آدَمَ! مَا حَمَلْتُكُمْ عَلَى مَا فَعَلْتُ؟ قَالَ: أَيْ زِيْرٍ مِنْ مَحَافِتِكَ. قَالَ: فَغَفِرَ لَهُ بِهَا، وَلَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيدَ.

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جس نے توحید کے علاوہ کوئی نیک عمل کبھی نہیں کیا تھا، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو بلا کر یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا بیہاں تک میں کوئلہ بن جاؤں، پھر اسے خوب باریک پینا اور سمندری ہواں میں مجھے بکھیر دینا! اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا، اسی لمحے وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا:

ا۔ مندرجہ ذیل روایتیں محدثین میں مذکورہ ہیں۔
1۔ محدث ابو یعلیٰ؛ ح: 6870 ☆ 2۔ الحجر بن عبد الرؤوف؛ ح: 8613 ☆ 3۔ الحسن البصري؛ ح: 42546 -

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! تَجْهِي اسْ حَرْكَتَ پُرْ كَسْ چِيزْ نے ابْحَارَاتْهَا؟“ اس نے عَرْضَ كِيَا: ”اے رب! تیرے خوف نے!“ اللَّهُ تَعَالَى نے اس بَاتَ پُر اس کی بَخْشَشَ فَرْمَادِي! حالَاتَ كَه اس نے توَحِيدَ كَعَلَادَه كَوَئِي نِيکَ عملَ كَبَحِي نَهِيںَ كَيَا تَهَا!“ (۱)



حدیث: 36

کوئی ہمیشہ دیکھ رہا ہے!

حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْحِيَّةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ آدَمَ! اعْمَلْ كَانَگَ ثُرَى، وَعَدْنَفْسَكَ مَعَ الْمَوْتَى، وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ -

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! يَسْوِي سُوْجَ كَعْمَلَ كَيَا كَرْ كَه تَجْهِي كَوَئِي دِيْكَه رَهَا ہے، اپِنے آپَ كَوْمَرَدُوْں مِنْ شَمَارِ كِيَا كَأَوْ مَظْلُومَ كَيِّ بَدْعَاءَ سَمِعَتْ“ (۲)



حدیث: 37

اللَّهُ تَعَالَى كَاسْكَرَادَا كَيَا كَرَوَا!

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِعَبْدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ أَحْمَلْكَ عَلَى الْخَيْلِ وَالْإِبْلِ وَأَزْوَجَكَ النِّسَاءَ وَأَجْعَلَكَ تَرْبِيعَ وَتَرَأْسَ؟ فَيَقُولُ: بَلِي أَيُّ رَبٌّ، فَيَقُولُ: أَيْنَ شَكْرَ ذَلِكَ؟

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ تَعَالَى قِيَامَتَ كَرَوَا پِنْ بَنَدَے سَمِعَتْ“

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! كِيَا مِنْ نَهِيَّ تَجْهِي گُھُرُوْں اور اونٹوں پُر سوا نَهِيںَ كَيَا؟ كِيَا مِنْ نَهِيَّ عَوْرَتُوْں سَمِعَتْ تِيرِي شَادِي نَهِيںَ كَيِّ؟ كِيَا مِنْ نَهِيَّ تَجْهِي اِيْسَانَه بَنَايَا كَه توْمَالَ كَأَچْتَحَائِي حَصَه لِيَتَا اور سَرَدارِي

۱- مسندا مام احمد بن حنبل؛ ج: 8027-

۲- مسندا مام احمد بن حنبل؛ ج: 8503-

کرتا ہے؟، بندہ کہے گا: ”کیوں نہیں میرے پروردگار! بالکل ایسا ہی ہے!“ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ”(تو پھر) ان کا شکر کہاں ہے؟“^(۱)



حدیث: 38

تین ابم حقوق انسانی!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرْضَتِ فَلَمْ تَعْدُنِي، قَالَ: يَا رَبِّي كَيْفَ أَعُوْذُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرْضَ فَلَمْ تَعْدُهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي لَوْ عَدْتُهُ لَوْ جَدْتُنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعْمُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّي وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعْمُكَ عَبْدِي فُلَانٌ، فَلَمْ تُطْعِمْنِي؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي لَوْ أَطْعَمْتُهُ لَوْ جَدْتُ ذَلِكَ عِنْدِي، يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ، فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَا رَبِّي كَيْفَ أَسْقِيْكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَيْتُكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنِّي لَوْ سَقَيْتُهُ وَجَدْتُ ذَلِكَ عِنْدِي۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کل

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! مَیں بیمار ہوا، تو میری عیادت کو نہیں آیا!“ بندہ عرض کرے گا: ”اے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا حالاں کہ تو تمام جہانوں کا رب ہے!“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”کیا تجھے یاد نہیں کہ میر افالاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت بھی نہ کی؟ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اسی کے پاس پاتا؟“

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا!“ بندہ عرض کرے گا: ”اے رب! میں تجھے کیسے کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے!“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے

-شعب الایمان -امام تیقی ☆ کنز العمال؛ ح: 6486 ☆ مسند امام احمد بن حنبل؛ ح: 10378

گا: ”کیا تجھے یاد نہیں کے تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا، تو نے اسے کھا نہیں دیا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس (کھانے) کو آج میرے پاس پاتا!“
”اَهُ ابْنَ آدَمَ! میں نے تجھ سے پانی ماں کا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا!“ بندہ عرض کرے گا: ”اے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالاں کہ تو سارے جہانوں کا رب ہے۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ”میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا، تو نے اسے پانی نہیں پلایا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو آج اس (پانی) کو میرے پاس پاتا!“ (۱)



حدیث: 39

قیامت کے دن مقروض کی حاضری!

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْعُونَ اللَّهَ بِصَاحِبِ الدَّيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّىٰ يُوقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! فِيمَا أَخْذَتْ هَذَا الدَّيْنَ، وَفِيمَا ضَيَّعْتَ حُقُوقَ النَّاسِ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّي إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أَخْذَتُهُ فَلَمْ أَكُلْ، وَلَمْ أَشْرُبْ، وَلَمْ أَلْبُسْ، وَلَمْ أَصْبِغْ، وَلَكِنْ أَتَىٰ عَلَيَّ يَدِيٌّ إِمَّا حَرَقَ، وَإِمَّا سَرَقَ، وَإِمَّا وَضَيَّعَةً. فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي، أَنَا أَحَقُّ مَنْ قَصَّىٰ عَنِّي الْيَوْمَ. فَيَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ، فَيَضَعُهُ فِي كِفَّةٍ مَبِيزَانِهِ، فَتَنَزَّلُ جَحْ حَسَنَاتُهُ عَلَىٰ سَيِّئَاتِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِقَضْلٍ رَحْمَتِهِ -

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن سیدنا ابو بکر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض (قرض دار) کو بلائے گا اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ پھر رب تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا:

”**اَهُ ابْنَ آدَمَ!** کس طرح تو نے قرض لیے اور کس طرح لوگوں کے حقوق ضائع کر دیے؟“ وہ عرض کرے گا: ”یا رب! تو جانتا ہے، میں نے قرض لیے تو ان کو کھانے پینے اور پہنچنے میں ضائع نہیں کیا بلکہ کبھی مال جل گیا کبھی چوری ہو گیا اور کبھی گھاٹے کا شکار ہو گیا!“ اللہ تعالیٰ

ارشاد فرمائے گا: ”میرے بندے نے سچ کہا! میں زیادہ حق دار ہوں اس بات کا کہ آج تیری طرف سے قرضہ ادا کروں!“ پھر اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوائے گا اور اس کو ترازو (میزان) کے پلے میں رکھ دے گا، اس سے اس بندے کی نیکیاں، برائیوں پر وزنی ہو جائیں گی۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا!“ (۱)



حدیث: 40

بندہ جب میزان پر حاضر ہوگا!

یؤتی بابن آدم !يَوْمُ الْقِيَامَةِ إِلَى الْمِيزَانِ كَأَنَّهُ بِذِجْهِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : يَا ابْنَ آدَمَ! أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ، مَا عَمَلْتَ لِي فَأَنَا أَجْزِيَكَ بِهِ الْيَوْمَ وَمَا عَمَلْتَ لِغَيْرِي فَاطْلَبْ ثوابَهُ مَمَنْ عَمِلْتَ لَهُ.

حضرت سیدنا انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن ابن آدم کو میزان کے پاس لا�ا جائے گا، اس وقت وہ بھیتر کے نپے کی طرح ہوگا، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

”اَيُّ ابْنَ آدَمَ! مِنْ سَبَبٍ سَبَبَ بِهِتْرٍ شَرِيكٍ هُوَ، جَوْعَلْتُمْ نَزِيرَ مِيرَ لِيْ كَيْ تَحَمَّلْ آجْ تَخْبَهُ اَسْ كَابْدَلَهُ دُولَ گَا اُورْ مِيرَ غَيْرَ كَيْ جَوْعَلْ كَيَا تَحَا اَسْ كَاثُوبَ اَسِي سَطْ طَلَبَ كَرْ جَوْ جَسْ كَيْ لِيْ تَمْ نَعْمَلَ كَيَا تَحَا!“ (۲)



حدیث: 41

شہید راہ خدا کی خواہش!

عَنْ أَنَسِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَيُّتَنِي بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رِبٌّ، خَيْرٌ مَنْزِلٌ. فَيَقُولُ لَهُ: سَلْ وَتَمَنَّهُ.

۱- منداد امام احمد بن حنبل؛ ح: 1708☆ کنز العمال؛ ح: 15514-

۲- هناد☆ کنز العمال؛ ح: 7536-

فَيَقُولُ : مَا أَسْأَلُ وَأَتَمَّى إِلَّا أَنْ تَرْدَنِي إِلَى الدُّنْيَا فَاقْتُلْ عَشْرَ مَرَاتٍ ، لَمَّا يَرِي مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ . وَيُؤْتَى بِرْجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ ! كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ ؟ فَيَقُولُ : أَيَّ رَبٍ ، شَرَّ مَنْزِلٍ . مَرَاتٍ ، أَتَفْتَدِي بِطَلَاعِ الْأَرْضِ ذَهَبًا ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، أَيَّ رَبٍ . فَيَقُولُ : كَذَبْتَ : قَدْ سَأَلْتَكَ مَا هُوَ أَهُونُ مِنْ هَذَا ، فَيَرُدُّ إِلَى النَّارِ

حضرت سیدنا انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اہل جنت میں سے قیامت کے دن ایک شخص کو لا یا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا:

”اَحَدُ ابْنَ آدَمَ ! تُوْنَے اپنِي مَنْزِلَ كَيْسِي پَائِي ؟“ وہ جواب دے گا: ”يَارَبِ ! بَهْتَرِينَ مَنْزِلَ ہے۔“ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا: ”مَانِگْ اور خواہش کر !“ وہ جواب دے گا: ”يَارَبِ ! كَيْا مَانِگُوں اور کیا تمنا / خواہش کروں ؟ اس کے علاوہ کہ تو مجھے دنیا کی طرف واپس بھج دے، تو میں تیرے راستے میں دس مرتبہ اور قتال (جہاد) کروں، اس فضیلت کی وجہ سے جو اس شہادت کے بدله دیکھی (اور ملی ہے) !“

اوہ اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لا یا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا:

”اَحَدُ ابْنَ آدَمَ ! تُوْنَے اپنَا ٹھکانَه کیسے پَائِي ؟“ وہ جواب دے گا: ”يَارَبِ ! بَدْتَرِينَ ٹھکانَه ہے۔“ پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: ”كَيْا تَوَسَّلَ فِرَيْيَے مِنْ زَمِنْ كَيْ مَقْدَارَ بَهْرَ سُونَادَے سَكَلَتَه ؟“ وہ کہے گا: ”جِي ہاں، يَارَبِ !“ اللہ تعالیٰ پھر کہے گا: ”تُوْنَے جَهُوتَ بُولا، میں نے تجھ سے اس سے کم اور اس سے آسان چیز مانگنی تھی مگر تو نے اس پر عمل نہ کیا۔“ پھر اس شخص کو جہنم کی طرف واپس لے جایا جائے گا۔ (۱)



حدیث: 42

قیامت کے چار سوال!

عَنْ أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ رض، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ آدَمَ ! لَا تَرَأْ

قَدْمَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّىٰ تُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةِ عَنْ عُمُرِكَ فِيمَا أَفْنَيْتَهُ
وَعَنْ جَسَدِكِ فِيمَا أَبْلَيْتَهُ وَمَا لَكَ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبْتَهُ وَأَيْنَ أَنْفَقْتَهُ -



حضرت سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”احب ابن آدم! قیامت کے روز تیرے قدم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس وقت تک نہ
اٹھ سکیں گے یہاں تک کہ تجھ سے چار سوال نہ ہو جائیں، اپنی عمر کہاں گنوائی، اپنا جسم کہاں کھپایا،
مال کہاں سے کمایا، اور کہاں خرچ کیا؟“ (۱)



حدیث: 43

جنتی اور جہنمی سے سوال!

عَنْ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ ؓ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتَى بِأَنْعَمَ أَهْلَ الدُّنْيَا مِنْ
أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبِغُ فِي التَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يَقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ! هُلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هُلْ
مَرِبِّكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ。 وَيُؤْتَى بِأَشَدِ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَيُصْبِغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ! هُلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هُلْ مَرِبِّكَ شِدَّةً قَطُّ
فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا مَرِبَّبِي بُؤْسًا قَطُّ وَلَا رَأَيْتَ شِدَّةً قَطُّ -

حضرت سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”قیامت کے دن، اہل جہنم میں سے اس شخص کو لا یا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملی
تھیں، پھر اسے جہنم میں غوط دینے کے بعد دریافت کیا جائے گا:
”احب ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی بھلانی دیکھی ہے؟ کیا تمہیں کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟
وہ جواب دیگا: ”اللہ کی قسم! اے میرے رب! نہیں!“
پھر اہل جنت میں سے اس شخص کو لا یا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف کا شکار
رہا۔ اسے جنت کا چکر لگو اکراں سے دریافت کیا جائے گا:

-حلیۃ الاولیاء-ابونعیم رضی اللہ عنہ کنز العمال؛ ج: 39013

”اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی؟ کیا تمہارا کبھی کسی سختی سے واسطہ پڑا؟“ وہ جواب دے گا: ”اللہ کی قسم! اے میرے رب! نہیں! میں نے کبھی کوئی پریشانی نہیں دیکھی، میرا کبھی کسی سختی سے واسطہ نہیں پڑا۔“ (۱)



حدیث: 44

جنت اور جہنم کے درمیان ایک شخص!

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: هَلْ ثُمَّاً رُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبُدْرِ لَيْسَ ذُونَهُ سَحَابٌ - قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَهُلْ ثُمَّاً رُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ ذُونَهَا سَحَابٌ. قَالُوا لَا. قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يُحَشِّرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلَيَتَّبعَهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيَّةَ، وَتَبَقَّى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مَا فَقُوهَا، فَيَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِينَا رُبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنَّ رَبُّنَا. فَيَدْعُهُمْ فَيَضْرِبُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهَرَانِي جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرَّسُولِ بِأَعْنِيهِ، وَلَا يَسْكُلُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرَّسُولُ، وَكَلَامُ الرَّسُولِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبٍ مِثْلُ شُوكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شُوكَ السَّعْدَانِ. قَالُوا نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شُوكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرُ عَظِيمِهَا إِلَّا أَنَّهَا تُخْطَفُ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَحْزَدُ لِثَمَنِ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مِنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمْرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيُغَرِّفُونَهُمْ بِاثْرِ السُّجُودِ، وَخَرَمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثْرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ أَبْنِ آدَمِ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثْرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ قَدْ امْتَحَشُوا، فَيَضْبُطُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَبْثُثُونَ كَمَا تَبْثُثُ الْحِجَةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرَغُ اللَّهُ مِنَ الْقُضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً

- صحیح مسلم؛ ح: 6959 ☆ من مسلم احمد بن حنبل؛ ح: 13112 ☆ كنز العمال؛ ح: 39513

الْجَنَّةَ، مُقِلٌ بِوْجَهِهِ قَبْلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِ اصْرُفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَخْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا. فَيَقُولُ هُلْ عَسِيْتَ إِنْ فَعَلْ ذَلِكَ إِنْ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعَزَّتِكَ. فَيَعْطِي اللَّهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَضْرُفُ اللَّهُ وَجْهُهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَنَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِ قَدْ مَنَّى عِنْ دَبَابِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْمُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الدِّيْنِ كُنْتَ سَائِلَتِ فَيَقُولُ يَا رَبِ لَا أَكُونُ أَشَقَّ خَلْقَكَ. فَيَقُولُ فَمَا عَسِيْتَ إِنْ أَعْطَيْتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعَزَّتِكَ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ. فَيَعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَقْدِمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا، فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّصْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُنُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَ، فَيَقُولُ يَا رَبِ أَذْخِلْنِي الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ اللَّهُ وَيَحْكُمُ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرْتَكَ، أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيَثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الدِّيْنِ أَعْطَيْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقَّ خَلْقَكَ. فَيَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذُنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنْ. فَيَتَمَّ حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْبِيَّةُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَنْ كَذَا وَكَذَا. أَقْبَلَ يَدْكُرُهُ رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا اتَّهَمَهُ بِالْأَمَانَى قَالَ اللَّهُ عَالِمٌ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةً أَمْثَالَهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةً أَمْثَالَهُ -

حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں، بعض حضرات رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کی: ”یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھیں گے؟“ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے (جو اب کے لیے) پوچھا: ”کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہوشبہ ہوتا ہے؟“ لوگ بولے: ”ہرگز نہیں یا رسول اللہ!“ پھر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: ”اور کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہوشبہ ہوتا ہے۔“ لوگوں نے کہا: ”نہیں یا رسول اللہ!“ پھر آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے۔ لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”جو جسے پوچتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔“ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے

پیچھے ہو لیں گے، بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے ساتھ ہو لیں گے۔ یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین بھی ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک نئی صورت میں آئے گا اور ان سے کہے گا: ”میں تمہارا رب ہوں۔“ وہ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئے گا اور فرمائے گا: ”میں تمہارا رب ہوں۔“ وہ بھی کہیں گے کہ بیشک تو ہمارا رب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بلائے گا، پل صراط جہنم کے پیچوں نیچ رکھا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز سوائے انبیاء کے کوئی بھی بات نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے: ”اے اللہ! مجھے محفوظ رکھنا! اے اللہ! مجھے محفوظ رکھنا!“

اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”ہاں!“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول و عرض کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر حرم فرمانا چاہے گا تو ملائکہ کو حکم دے گا کہ جو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکال لو۔ چنانچہ ان کو وہ باہر نکالیں گے اور بندوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے آثار کا جلانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ جب جہنم سے نکالے جائیں گے تو سجدوں کے آثار کے سوا ان کے جسم کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا جکی ہوگی۔ جب جہنم سے باہر ہوں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے، اس لیے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ جس سے وہ اس طرح ابھر آئیں گے۔ جیسے سیالاب کے کوڑے کرکٹ پر سیالاب کے تھنے کے بعد بزرہ ابھر آتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہو گا۔ اس کا

منہ دوزخ کی طرف ہو گا۔ اس لیے وہ کہے گا: ”اے میرے رب! میرے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ کیونکہ اس کی بدبو محکمہ کو مارڈا تی ہے اور اس کی چمک مجھے جلا دیتی ہے۔“ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: ”کیا اگر تیری یہ تمنا پوری کر دوں تو تو دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرے گا؟“ بندہ کہے گا: ”نہیں! تیری بزرگی کی قسم!“ اور جیسے جیسے اللہ چاہے گا وہ قول و فرار کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا وہ چپ رہے گا۔ لیکن پھر بول پڑے گا: ”اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دے۔“ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: ”کیا تو نے عہد و پیمانہ نہیں باندھا تھا کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تو نہیں کرے گا۔“ بندہ کہے گا: ”اے میرے رب! مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہیں ہونا ہے۔“ اللہ رب العزت فرمائے گا: ”پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال تو نہیں کرے گا۔“ بندہ کہے گا: ”نہیں! تیری عزت کی قسم! اب دوسرا سوال کوئی تجھ سے نہیں کروں گا۔“ چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمانہ باندھے گا اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنچی، تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بندہ چپ رہے گا۔ لیکن آخر بول پڑے گا: ”اے اللہ! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”افسوس! اے ابن آدم! تو ایسا دغabaز کیوں بن گیا؟ کیا؟ (ابھی) تو نے عہد و پیمانہ نہیں باندھا تھا کہ جو کچھ مجھے دیا گیا، اس سے زیادہ اور کچھ نہ مالگوں گا۔“

بندہ کہے گا: ”اے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنا۔“ اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق - حکم) مسکرا دے گا اور اسے جنت میں بھی داخل کی اجازت عطا فرمادے گا اور پھر فرمائے گا: ”ماںگ کیا ہے تیری تمنا۔“ چنانچہ وہ اپنی تمنا سعیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا اور جب تمام تمنا سعیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مالگو، فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود اللہ پاک ہی یاد دہانی کرائے گا۔ اور جب وہ تمام تمنا سعیں پوری ہو جائیں گی تو فرمائے گا: ”تمہیں یہ سب اور اتنی ہی اور دی جائیں گی۔“

حضرت ابوسعید خدری رض نے حضرت ابو ہریرہ رض سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ”یہ اور اس سے دس گناہ اور زیادہ تمہیں دی جائیں گی۔“ اس پر حضرت ابو ہریرہ رض نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی بات صرف مجھے یاد ہے کہ تمہیں یہ تمباکیں اور اتنی ہی اور دی جائیں گی۔“ لیکن حضرت ابوسعید رض نے فرمایا: ”میں نے آپ کو یہ کہتے سن تھا کہ یہ اور اس کی دس گناہ تمباکیں تجوہ کو دی گئیں۔“ (۱)



حدیث: 45:

جنت میں کہیتی کی آرزو!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يَحْدِثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الرَّزْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَّا سَتَّ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكُنْتِي أَحْبُّ أَنْ أَرْزَعَ فَقَالَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ بَنَاهُ وَاسْتَوَاؤْهُ وَاسْتَحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّهُ لَا يُشِيدُكَ شَيْءٌ - فَقَالَ الْأَغْرِيَيُّ وَاللَّهُ لَا تَجِدُهُ إِلَّا فَرِشَيَا أَوْ أَنْصَارِيَا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ الرَّزْعِ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ الرَّزْعِ. فَضَحِّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی بھی مجلس میں حاضر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: ”کیا اپنی موجودہ حالت پر تراضی نہیں ہے؟“ وہ کہے گا: ”کیوں نہیں! لیکن میرا جی کھیتی کرنے کو چاہتا ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”پھر اس نے نجڑا۔ پلک جھپکنے میں وہ اگ بھی آیا۔ پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا۔ اور اس کے دامنے پہاڑوں کی طرح ہوئے۔“ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اے ابن آدم! اسے رکھ لے، تجھے کوئی چیز آسودہ نہیں کر سکتی۔“ یہ سن کر دیہاتی نے

کہا کہ قسم خدا کی! وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہو گا۔ کیونکہ یہی لوگ کھیتی کرنے والے ہیں۔ ہم تو کھیتی ہی نہیں کرتے۔ اس بات پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈی آگئی۔ (۱)



حدیث: 46

جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص!

عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَخْرُجْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلَ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاءَ رَجُلًا تَفَتَّ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ. فَشَرَفَ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَى رَبِّ أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا سَتَظْلَمُ بِظَلَّمِهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلَّيْ إِنْ أَغْطِيشُكَهَا سَأَلْتُنِي غَيْرَهَا. فَيَقُولُ لَا يَارَبِّ. وَيَعَاهُدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لَاَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبَرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيَسْتَظِلُ بِظَلَّمِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعَ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَى رَبِّ أَدْنِي مِنْ هَذِهِ لَا شَرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلُ بِظَلَّمِهَا لَاَسْأَلَكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تَعَاهُدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلَّيْ إِنْ أَدْنِي شَيْكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا. فَيَعَاهُدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لَاَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبَرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيَسْتَظِلُ بِظَلَّمِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعَ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَى رَبِّ أَدْنِي مِنْ هَذِهِ لَا شَرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلُ بِظَلَّمِهَا وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا لَاَسْأَلَكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تَعَاهُدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلِّي يَارَبِّ هَذِهِ لَاَسْأَلَكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لَاَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبَرَ لَهُ عَلَيْهَا فَيَدِنُهُ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَى رَبِّ أَدْخَلْنِيهَا. فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَضْرِبُنِي مِنْكَ أَيْضًا كَمَنْ أَغْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِنْهَا مَعْهَا قَالَ يَا رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مَنِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ. فَضَحِّكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا إِنَّمَّا تَضْحَكُ قَالَ هَكَذَا أَضْحَكَ

- من مسلم احمد بن حنبل؛ ح: 10642 ☆ كنز العمال؛ ح: 39334 ☆ صحیح بخاری؛ ح: 2348

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، فَقَالُوا إِنَّمَا تَضَعُكَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ، مَنْ ضَعَكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهِزُ بِهِنِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهِزُ بِهِنِي وَلِكُنِي عَلَىٰ مَا أَشَاءَ قَادِرٌ -

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا شخص گرتا پڑتا اور گھستتا ہوا آئے گا، جہنم کی آگ اس کی طرف لپکے گی جب وہ جہنم سے باہر آجائے گا تو جہنم کی طرف دیکھ کر کہے گا: ”بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھ کو اس سے نجات عطا کی، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا کی ہے جو اولین و آخرین میں سے کسی کو عطا نہیں کی۔“ پھر جنت کا ایک درخت اس کی طرف بڑھا دیا جائے گا، وہ دعا کرے گا: ”اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سامنے میں بیٹھ سکوں اور اس کے پھلوں کا رس پی سکوں!“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! اَفَمِنْ نَّمَّهَا رَايَهُ سُؤالٍ (خواہش) پُوراً كرْدِيَا توْمَ مزِيدَ كُوئَيْ فَرْمَائَشَ كَرْدَوْ گَـ؟“ وہ عرض کرے گا: ”نہیں! اے میرے رب!“ اور پھر وہ یہ عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ مزید کوئی سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا یہ عذر کو قبول کرے گا کیوں کہ اس نے وہ کچھ دیکھا ہے جسے دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب لائے گا جو پہلے درخت سے زیادہ خوب صورت ہو گا، وہ دعا کرے گا: ”اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اسکے پھلوں کا رس پی سکوں اور اس کے سامنے سے لطف اندوں ہو سکوں، اس کے علاوہ میں اور کوئی سوال (فرماش) نہیں کروں گا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! كَيَّا تُونَّى مِيرَے ساتِحَيْهِ عَهْدَ نَهْيَى كَيَا تَحَاكَهَ تُو مزِيدَ كُوئَيْ تَقَاضَهَ نَهْيَى كَرَے گَـ؟“ اگر میں نے تیری یہ فرماش پورا کر دی تو تو نیا سوال کرے گا،“ وہ بندہ عرض کرے گا: ”اس کے علاوہ مزید کوئی سوال نہیں کروں گا۔“ اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا کیوں کہ اس شخص نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر صبر نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نزدیک کر دے گا وہ اس درخت کے سامنے میں بیٹھے گا، اس کے پھلوں کا رس پیے گا۔ پھر جنت کے دروازے کے نزدیک ایک درخت اسے دکھائی دے گا جو پہلے درختوں سے زیادہ خوب صورت ہو گا، وہ بندہ دعا کرے گا: ”اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سامنے میں

بیٹھ سکوں اور اس کے چلوں کا رس پی سکوں، میں اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا!“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

”**اَهُ اِبْنَ آدَمَ!** کیا تو نے میرے ساتھ عہد نہیں کیا تھا کہ مزید کوئی سوال نہیں کرے گا؟“ وہ عرض کرے گا：“ جی ہاں، اے میرے رب! بس اب اس کے علاوہ میں مزید کوئی سوال نہیں کروں گا۔“ اللہ تعالیٰ اس کا یہ عذر قبول کرے گا کیوں کہ اس نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکا، اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا!“ جب وہ اس درخت کے قریب پہنچ جائے گا تو اسے اہل جنت کی آوازیں سنائی دیں گی تو وہ دعا کرے گا：“ اے میرے رب! مجھے اس میں داخل کر دے!“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

”**اَهُ اِبْنَ آدَمَ!** تیری آخری حد کیا؟ کیا تو اس بات سے راضی ہو جائے گا کہ تجھے دنیا اور اس کے ہمراہ دنیا جتنی مزید نعمتیں عطا کر دی جائیں؟“ وہ کہے گا：“ اے میرے رب! کیا تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے؟ حالاں کہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے!“ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رض مسکرا دیے اور بولے：“ کیا تم نہیں پوچھو گے کہ میں کیوں مسکرا یا ہوں؟“ آپ کے شاگردوں نے پوچھا：“ آپ کیوں مسکراۓ ہیں؟“ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے بیان فرمایا：“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح مسکرا دیے تھے۔“ صحابہ کرام رضوی رض نے پوچھیا：“ یا رسول اللہ! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا：“ (یہ بات سن کر) اللہ تعالیٰ بھی (اپنی شان کے مطابق-خنک) مسکرا دے گا اور فرمائے گا：“ میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا، میں جو چاہوں کر سکتا ہوں!“ (۱)



حدیث: 47

جہنم سے سب سے آخری میں نکالے جانے والے!

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْرُ مَنْ

- صحیح مسلم؛ ح: 187 / 310 ☆ مسنداً ماماً احمد بن حنبل؛ ح: 3899 ☆ کنز العمال؛ ح: 39418

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجْلًا يَقُولُ اللَّهُ لَا حَدَّهُمَا: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَعْدَدْتَ لِهَذَا الْيَوْمِ؟ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا أَوْ رَجُوتَنِي؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فِيهِمْ زَبَدٌ إِلَى النَّارِ، وَهُوَ أَشَدُ أَهْلَ النَّارِ حَسْرَةً، وَيَقُولُ لِلْآخَرِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَعْدَدْتَ لِهَذَا الْيَوْمِ؟ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا أَوْ رَجُوتَنِي؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ. قَدْ كُثِّرَ أَرْجُو إِذْ أَخْرَجْتَنِي أَنْ لَا تَعِيدَنِي فِيهَا أَبَدًا، فَتَرَفَّعَ لَهُ شَجَرَةٌ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَقْرَنِي تَحْتَ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَكُلَّ مِنْ ثَمَرِهَا، وَأَشَرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَعَاهُدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، فَيَدْعُنِيهِ مِنْهَا، ثُمَّ تَرَفَّعَ لَهُ شَجَرَةٌ، هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى، وَأَغْدَقُ مَاءً، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا؟ أَقْرَنِي تَحْتَهَا، فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَكُلَّ مِنْ ثَمَرِهَا، وَأَشَرَبَ مِنْ مَائِهَا، هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا؟ أَقْرَنِي تَحْتَهَا، فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَكُلَّ مِنْ ثَمَرِهَا، وَأَشَرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَنَّمْ تَعَااهَدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقِرِّهُ تَحْتَهَا وَيَعَاهُدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، ثُمَّ تَرَفَّعَ لَهُ شَجَرَةٌ، عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى، وَأَغْدَقُ مَاءً، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَأَقْرَنِي تَحْتَهَا، فَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَكُلَّ مِنْ ثَمَرِهَا، وَأَشَرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقِرِّهُ تَحْتَهَا، وَيَعَاهُدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقِرِّهُ تَحْتَهَا، وَيَعَاهُدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تَعَااهَدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقِرِّهُ تَحْتَهَا، وَيَعَاهُدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، فَيَقُولُ: أَصْوَاتُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَتَمَالَكُ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: سَلْ وَتَمَّنَ، فَيَسْأَلُ وَيَتَمَّنُ وَيَلْقَنُهُ اللَّهُ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ، فَيَسْأَلُ وَيَتَمَّنُ مَقْدَارَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: ابْنَ آدَمَ، لَكَ مَا سَأَلْتَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: وَمَثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 ”سب سے آخر میں جہنم سے دو آدمی نکلیں گے، اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک شخص سے فرمائے گا:
 ”اح ابْنَ آدَمَ! تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی؟ کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی؟ کیا
 تجھے مجھ سے امید تھی؟“ وہ عرض کرے گا: ”نہیں یا رب!“ اسے جہنم بھیجنے کا حکم ہو گا۔ جہنمیوں میں
 اسے سب سے زیادہ حسرت ہو گی اور دوسرا سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا:
 ”اح ابْنَ آدَمَ! تو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کی؟ کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی؟ کیا
 تجھے مجھ سے ملنے کی امید تھی؟“ وہ عرض کرے گا: ”یا رب! نہیں، البتہ مجھ سے تجھے سے ملنے کی امید

تھی۔” تو اس کے سامنے ایک درخت بلند ہوگا، وہ عرض کرے گا: ”یارب! مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں، اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں اور یہ عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے گا۔ پھر اس کے سامنے دوسرا درخت بلند ہوگا جو پہلے سے زیادہ اچھا اور زیادہ پانی والا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: ”یارب! مجھے اس درخت تلے ٹھہرا دے، اس کے سوا کوئی سوال نہیں کروں گا تاکہ اس کا سایہ حاصل کروں، اس کا پھل کھاؤں اور اس کا پانی پیوں۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”اَهُبْنَ آدَمْ! کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی سوال نہیں کروں گا؟“ وہ عرض کرے گا: ”کیوں نہیں یارب! بس یہ دے دے، اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں کروں گا۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیچے ٹھہرا دے گا، پھر اس کے سامنے جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت بلند ہوگا جو پہلے دونوں سے اچھا اور زیادہ پانی والا ہوگا، وہ شخص عرض کرے گا: ”یارب! مجھے اس کے نیچے ٹھہرا دے۔“ اللہ تعالیٰ اسے اس کے نیچے ٹھہرا دے گا اور وہ بندہ عہد کرے گا: ”وہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا۔“ وہاں وہ جنتیوں کی آوازیں سنے گا اور اس سے صبر نہ ہو سکے گا، بندہ عرض کرے گا: ”یارب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔“ اللہ تعالیٰ کہے گا: ”ماگو اور تمنا کرو۔“ چنانچہ دنیا کے تین دن کے برابر مانگے گا اور تمنا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ایسی باتوں کی تلقین کرے گا جن کا اسے علم نہیں ہوگا، پھر وہ مانگے گا اور تمنا کرے گا، جب فارغ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”تیرے لیے یہ سب کچھ اور اس جیسا۔“ اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رض نے فرمایا ”اس جیسا دس گنا اور۔“ (۱)



حدیث: 48

آخری جنتی کی کیفیت!

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رض، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا: قَدْ عِلِّمْتُ أَخْرَى أَهْلِ الْجَنَّةِ

۱- مسنداً مالك بن حنبل؛ ج: 11667 ☆ كنز العمال؛ ج: 39432

يُدْخِلُ الْجَنَّةَ، كَانَ يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُرَزَّعَ عَنِ النَّارِ وَلَا يَسْأَلُ الْجَنَّةَ، وَإِذَا دَخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ،
وَأَهْلُ النَّارِ النَّارِ وَبَقِيَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ: يَا رَبِّ مَالِي هَهُنَا؟ قَالَ: هَذَا مَا كُنْتَ تَسْأَلِي يَا ابْنَ
آدَمَ! قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ، فَبِينَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَدَثَ لَهُ شَجَرَةٌ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ دَاخِلَةً فِي الْجَنَّةِ
فَقَالَ: يَا رَبِّ، أَذِنْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ، أَكُلُّ مِنْ ثَمَرَتِهَا، وَأَسْتَظِلُ فِي ظِلِّهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ
آدَمَ! أَلَمْ تَكُنْ تَسْأَلِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ، أَيْنَ مِثْلُكَ؟ فَمَا يَرَى إِلَّا شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ شَيْءٍ، وَيَسْأَلُ
حَتَّى يَقُولَ لَهُ: "اذْهَبْ فَلَكَ مَا سَعَثْ قَدَمَكَ وَمَا رَأَثْ عَيْنَاكَ، فَيَسْعَى حَتَّى يَكُدْ أَشَارَ
بِيَدِهِ، فَقَالَ: هَذَا وَهَذَا فَقَالَ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ: فَيَزْصَرِي حَتَّى أَنَّهُ أَعْطَاهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ
أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: لَوْ أَدِنَ لِي لَأَدْخُلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ طَعَامًا وَشَرَابًا وَكِسْوَةً، مِمَّا أَعْطَانِي
اللَّهُ وَلَا يُنْقُضُنِي شَيْئًا -

حضرت سیدنا عوف بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائیا: ”مجھے اس آخری جنتی کا علم دیا گیا جو جنت میں داخل ہوگا، وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے سوال کرے گا کہ مجھے جہنم سے بچا اور جنت کا سوال نہیں کرے گا۔ جب سارے جنتی جنت میں اور سارے جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو یہ شخص درمیان میں باقی رہ جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: ”یا رب! میرا یہاں کیا ہے؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! يَهُوَ هَيْ وَهِيْ چِيزْ هَيْ جَسْ كَاتُو مجَھَ سَوَالَ كَرَرَهَا تَھَا.“ وہ عرض کرے گا: ”کیوں نہیں یا رب!“ وہ اسی حالت میں ہو گا کہ اسے ایک درخت نظر آئے گا، جو جنت کے دروازے پر اندر ورنی جانب ہو گا، وہ عرض کرے گا: ”یا رب! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ اس کا بچل کھاؤں اور اس کا سایہ حاصل کروں۔“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

”اَهُ ابْنَ آدَمَ! كَيَا تُونَے مجَھَ سَوَالَ كَيَا؟“ وہ بندہ عرض کرے گا: ”یا رب! تجھ جیسا کھاں؟“ چنانچہ برابر افضل سے افضل چیزیں دیکھتا اور مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اس سے کہا جائے گا: ”جو جہاں تک تمہارے قدم چل سکیں اور جو تمہاری آنکھیں دیکھیں وہ تمہارا ہے۔“ پھر وہ چیزوں کے نام لے کر تھک جائے گا تو ہاتھ سے اشارہ کرے گا، کہے گا: ”یہ! یہ!“ اس سے کہا جائے گا: ”تیرے لیے یہ بھی اور اس کے ساتھ اس جیسا بھی۔“ تو وہ راضی ہو جائے گا اور

سمجھے کا جو کچھ اسے ملکی جنتی کو نہیں ملا۔ وہ عرض کرے گا: ”اگر مجھے اجازت مل جائے تو میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت سے جنتیوں کو کھانا، مشروبات اور کپڑے پیش کروں، اس سے تو کچھ بھی کم نہیں ہو گا۔“ (۱)



حدیث: 49 رزق مل جائے گا!

عن الشعبي قال: قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: يَا ابْنَ آدَمَ! لَا تَعْجُلْ هُمْ يَوْمَكَ الَّذِي يَأْتِي عَلَى يَوْمِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ، إِنَّ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَجْلِكَ يَأْتِ فِيهِ رِزْقُكَ - وَاعْلَمُ أَنْكَ لَا تَكْتَسِبُ مِنَ الْمَالِ فَوْقَ قُوَّتِكَ إِلَّا كَنْتَ فِيهِ خَازِنًا لِغَيْرِكَ -
الدينوري -

امام شعبی رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

”اَحَدْ ابْنَ آدَمَ! اِبْنَ آنَے وَالَّدَنْ كَاغْمَ اِبْنَے مُوجُودِ دِنِ مِنْ جَلْدِي نَهْلَ، اَكْرَتِيرِي مُوتَ نَهْيِنَ آئَيْ تَوْجِيْهَ اِسَ دِنِ تِيْرَ اِرْزَقَ مَلْ جَاءَ گَ، تَجْهِيْزَهُونَ اَچَارَهِيْيَهِيْ کَتْوَانَے کَهْنَے کَمَدَارَ سَے زِيَادَه جَوْبَھِيْ کَمَائَے گَاتُو تَوَاسَے دُوسَرَے کَ لَيْبَجَعَ کَرَنَے والَّا ہِيْ۔“ (۲)



حدیث: 50 اللَّهُ تَعَالَى كَمَ عَذَابَ كَيْ تَابَ ذَبَيْنَ لَاسْكَتَابَ كَوْئَى!

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے مرسل امر وی ہے کہ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَا تَقُومُ بِعَقْوَةِ اللَّهِ الْهَالِقَلْتَ: رِبَنَا أَتَنَافِي الدُّنْيَا حَسْنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسْنَةً، وَقَنَاعَذَابَ النَّارِ -
”اَحَدْ ابْنَ آدَمَ! تَوَالَّدَ تَعَالَى كَيْ سَرَازَكَيْ تَابَ ذَبَيْنَ رَكَتَ تَوَنََ کَیوْنَ نَهْيِنَ کَهَا:

۱- لِمُعْجمِ الْكَبِيرِ- امام طبراني؛ ح: 143؛ 18: 77☆ کنز العمال؛ ح: 39442

۲- کنز العمال؛ ح: 8742

رَبَّنَا أَتَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ:

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کرو اور آخرت میں بھلائی عطا کرو اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (۱)



حدیث: 51

الله تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے!

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إن الله تعالى يقول: يَا ابْنَ آدَمَ! أَوْدِعْ مِنْ كَنْزِكَ عِنْدِي وَلَا حَرْقَ وَلَا غَرْقَ وَلَا سُرْقَ أَوْ فَكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ

”الله تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اَهَابْنَ آدَمَ! اپنا خزانہ میرے پاس رکھوادے، جو جلے گا اور نہ غرق ہوگا۔ نہ اس کو میرے پاس سے کوئی چوری کر سکے گا۔ جب تھجے اس کی سخت ترین حاجت ہوگی، تھجے دے دیا جائے گا۔“ (۲)



حدیث: 52

الله تعالیٰ کی نعمتوں کی حفاظت کرو!

إن الله تعالى يقول: يَا ابْنَ آدَمَ! قَدْ أَنْعَمْتُ عَلَيْكَ نِعْمَةً عَظِيمًا لَا تُحصِي عَدَدَهَا وَلَا تُطِيقُ شُكْرَهَا، وَإِنْ مَا أَنْعَمْتُ عَلَيْكَ أَنْ جَعَلْتُ لَكَ عَيْنَيْنِ تَنْظَرُ بِهِمَا وَجَعَلْتُ لَهُمَا غُطَاءً، فَانْظُرْ بِعِينَكَ إِلَى مَا أَحْلَلْتُ لَكَ، فَإِنْ رَأَيْتَ مَا حَرَمْتُ عَلَيْكَ فَأَطْبِقْ عَلَيْهِمَا غُطَاءَهُمَا؛ وَجَعَلْتُ لَكَ لِسَانًا وَجَعَلْتُ لَهُ غَلَافًا، فَأَنْطِقْ بِمَا أَمْرَتُكَ

۱- کنز العمال؛ ح: 3285

۲- شعب الایمان- امام تہذیب؛ ح: 1292 ☆ کنز العمال؛ ح: 16021

وأحللت لك، فإن عرض لك ما حرمك عليك فأغلق عليك لسانك؛ وجعلت لك فرجاً وجعلت لك ستراً، فأصب بفرجك ما أحللت لك، فإن عرض لك ما حرمك عليك فأخرج عليك ابن آدم! إنك لا تحمل سخطي ولا تطبيق انتقامي -

حضرت سیدنا مکحول مشقی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسلًا روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”ابن آدم! میں نے تجوہ پر بڑی نعمتوں کا انعام کیا، جنہیں تو شمار بھی نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کا شکر ادا کرنے کی تجوہ میں طاقت ہے، من جملہ ان نعمتوں میں سے جو میں نے تجوہ پر کی ہیں یہ کہ میں نے تجوہ دو آنکھیں عطا کی ہیں جن سے تو دیکھتا ہے اور ان کا پرده بھی میں نے بنایا ہے۔ اب تو اپنی آنکھ سے حلال چیزوں کو دیکھ، اگر میری حرام کردہ چیزوں پر تیری نظر پڑ جائے تو فوراً ان پر پرده ڈال دے! یہ کہ میں نے تجوہ زبان عطا کی اور اس کو غلاف میں رکھا ہے، جن چیزوں کا میں تجوہ حکم دوں انہی کو زبان سے بول، اگر تجوہ میری حرام کردہ باتوں سے پالا پڑے گا تو فوراً اپنی زبان کو بند رکھ، میں نے تجوہ شرم گاہ عطا کی ہے اور پھر میں نے اس پر تیرے لیے ستر بنایا ہے، اپنی شرم گاہ کو حلال مقام تک پہنچاؤ، اگر تجوہ میری حرام کردہ حدود سے واسطہ پڑے تو اپنی شرم گاہ پر پرده ڈال دے۔

ام ابن آدم! تو میرے غصب کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور نہ ہی میرے انتقام کو برداشت کرنے کی تجوہ میں سکت ہے۔^(۱)



اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدر آباد، دکن